43476 ـ دوسری بیوی کے سبب مشکلات اور بیٹی کے متعلق خدشات

سوال

برائے مہربانی آپ درج ذیل مسئلہ میں شریعت اسلامیہ کے مطابق راہنمائی فرمائیں:
اگر دوسری بیوی کاغذات میں جعل سازی کر کے اپنے خاوند کے خلاف مہر اور اخراجات کا مسئلہ کھڑا کرے .. اور اس کی غیرموجودگی میں بداخلاقی کرتی ہو اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ رہ رہی ہے، میں نے صلح کی بہت کوشش کی ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا، اب اگر میں نے اسے طلاق دی تو یہ تیسری طلاق ہو گی، لیکن اسے طلاق کی کوئی پرواہ نہیں وہ مال کے علاوہ کچھ نہیں چاہتی.
اس نے عدالت میں طلاق کا مقدمہ کر رکھا ہے تو کیا یہ خلع شمار ہو گا، اور اگر ایسا نہیں تو بچی کی پرورش کا ذمہ دار کون ہے ؟
میں اس کی غلطیاں اور کوتاہیاں بیان نہیں کرنا چاہتا لیکن کچھ حقائق بیان ضرور کرونگا، کوئی اہتمام نہیں کرتی اور اچھے طریقہ سے نہیں رہتی جس کی وجہ سے بچی کی تربیت پر اثر پڑے گا، اس کی تعلیم بھی کوئی نہیں ہے، اور مستقبل میں اس کا یہ طریقہ بچی پر اثرانداز ہو گا.
اس سے بھی اہم چیز یہ ہے کہ اس نے مجھے ٹیلی فون پر بتایا کہ وہ بچی کی شخصیت کو برا بنا کر رکھ دے گی، مجھے یہ بتائیں کہ بچی کی پرورش کرنا کس پر واجب ہوتی ہے تا کہ ہم بچی کو غلط ماحول سے بچا سکیں ؟
حالانکہ وہ ملازمت بھی کرتی ہے اور مال کماتی ہے، لیکن زندگی میں یہ مال ہی ہر کچھ نہیں ہوتا، زندگی کا معنی تو اچھی عادات و تربیت اور اخلاقیات و دین کا قوی ہونے کا نام ہے، ان اشیاء کو مدنظر رکھتے ہوئے بچی کی والدہ میں یہ چیزیں قوی اور مضبوط نہیں.
اور جب وہ کام پر جاتی ہے تو بچی کو نانی سنبھالتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور نانی بھی جاہل ہے پڑھی لکھی نہیں، میں نے اچانك ایك بار اس سے بچی کے متعلق بہت برے الفاظ سنے تو وہ اس کی تربیت کس طرح اچھی کر سکتی ہے ؟
اسلامی تعلیمات کے مطابق کیا خاندان میں والد کے علاوہ کوئی اور شخص چھوٹے بچے کی دیکھ بھال اور تربیت کر سکتا ہے ؟
اور وہ شخص کون ہے جس کی عادات اور دین اعلی ہو، اور وہ شخص کون ہو گا جس کی معاشرے میں زیادہ ذمہ داریاں ہیں ؟
میرے خیال میں تو میری بچی کو ایك نیك و صالح انسان وہی بنا سکتی ہے جو عورت خود بھی اچھے اخلاق اور عادات کی مالك ہو گی اور دین کا شغف رکھتی ہو.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اصل میں طلاق اچھی چیز نہیں بلکہ ناپسند ہے اس کی دلیل اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنے بیویوں سے ایلاء کریں (اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھائیں) وہ چار ماہ تك انتظار کریں، پھراگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالی بھی بخشنے والا مہربان ہے ، اور اگر وہ طلاق کا قصد کر لیں تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے البقرۃ (226 - 227).

تو اس آیت میں اللہ تعالی نے پہلے غفور رحیم کہا ہے، اور جب طلاق کی باری آئی تو فرمایا: وہ سننے والا جاننے والا ہے، اور اس میں کچھ دھمکی پائی جاتی ہے، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ طلاق اللہ کے ہاں ناپسند ہے.

لیکن بعض اوقات حالات ایسے پیدا ہو سکتے ہیں جس کی وجہ سے طلاق ضروری ہو جاتی ہے، بلکہ بعض اوقات تو طلاق کے وجوب تك بات جا پہنچتی ہے، ہمارے عزیز بھائی جس طرح کی حالت آپ نے بیان کی ہے اس طرح کی حالت میں ہو سکتا ہے طلاق ہی مناسب حل ہو، کیونکہ یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ ۔ جیسا کہ آپ نے سوال میں بیان کیا ہے ۔ بیوی خاوند کے ساتھ اس طرح کی بدسلوکی کرے، کیونکہ ہو سکتا ہے بعض اوقات بیوی خاوند کے ساتھ غلطی کا ارتکاب کر بیٹھے، لیکن خاوند کی ایك کے بعد دوسری بار ناشکری اور نافرمانی کرے یہ بہت عجیب ہے.

لیکن طلاق سے قبل اصلاح کی کوشش ضرور کریں، اور عورت پر صبر کریں، کیونکہ اگر اس میں کچھ بداخلاقی ہے تو آپ کو اس میں کچھ اچھی صفات بھی ملیں گی، اور اخلاق حسنہ بھی دیکھیں گے جو اس کی اس بداخلاقی کو اچھائیوں اور اخلاق حسنہ کے مقابلہ میں برداشت کر لیں.

مزید آپ سوال نمبر (20044) اور (2076) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر آپ مسئلہ کو حل کرنے کے لیے کسی رشتہ دار کو اس میں ڈال سکتے ہیں تو اس مسکین بچی پر رحم کرتے ہوئے ایسا ضرور کریں ۔ معاملہ چاہے کتنا بھی بڑھ جائے ۔ یہ جدائی اور علیحدگی اور خاندان کی بربادی سے اصلاح ہی بہتر ہے.

اور اگر اس کا آخری حل طلاق ہی ہو اور آپ طلاق کے علاوہ باقی سارے حل استعمال کر چکے ہوں تو پھر آپ پہلے استخارہ کریں اور پھر مشورہ کرنے کے بعد اللہ پر توکل کریں.

اور اس نے عدالت میں جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے ہو سکتا ہے وہ خاوند سے طلاق یا خلع لینے کے لیے ہو، یہ

حالت پر منحصر ہےن اگر تو وہ خاوند كو طلاق كے بدلے مال ادا كرتى ہے يا مہر واپس كرتى ہے تو يہ خلع شمار ہو گا، اور اگر كچھ نہيں ديتى اور طلاق ہو جائے تو يہ طلاق ہو گى.

رہا مسئلہ پرورش كا تو اس ميں اصل ماں ہى زيادہ حقدار ہے جب تك اس ميں كوئى مانع نہ ہو، اور اگر كوئى مانع پايا جائے مثلا ماں كسى اور شخص سے شادى كر لے، يا ماں برے اخلاق كى مالكہ ہو تو اس صورت ميں جمہور علماء كے ہاں حق پرورش ماں سے منتقل ہو كر نانى كو مل جائيگا.

اور اگر نانى بھى ايسى ہى ہو تو يہ باپ كو مل جائيگا، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے تنازع و اختلاف كے وقت يہ اختيار كيا ہے كہ نانى كى بجائے باپ كو منتقل ہو گا كيونكہ يہ بچے كے زيادہ قريب ہے، اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے بھى زاد المستقنع ميں پرورش كے مسئلہ كى شرح كرتے ہوئے اس كو راجح كہا ہے.

اس كى تفصيل سوال نمبر (5234) اور (9463) اور (8189) اور (21516) كے جوابات ميں بيان ہو چكى ہے.

واللہ اعلم .